

99829- جو شخص کسی حرام طریقے سے قرضہ لے تو زکاۃ کی مد سے اس کی مدد نہ کی جائے یہاں تک کہ وہ حرام سے توبہ کر لے۔

سوال

سوال: ایک شخص نے مکان کی خریداری کیلئے بینک سے قرضہ لیا، تو کیا اسے قرضہ کی ادائیگی کیلئے زکاۃ دی جاسکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

انسان کیلئے ہر طرح سے سودی لین دین حرام ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

)  
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَتَّخِذُونَ إِلَّا كَمَا يَقْتُمُونَ  
الَّذِي يَتَّخِذُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا  
إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَعْلَىٰ اللَّهُ الْبَيْعُ وَحَرَّمَ الرِّبَا  
فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ  
إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ  
(

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ یوں کھڑے ہوں گے جیسے شیطان نے چھو کر اسے مجھوٹ  
الجواس بنا دیا ہو، اس کی وجہ ان کا یہ نظریہ ہے کہ تجارت بھی تو آخر سود ہی کی  
طرح ہے، حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام، اب جس شخص کو  
اس کے پروردگار سے یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ سود سے رک گیا تو پہلے جو سود وہ کھا  
چکا سو کھا چکا، اس کا معاملہ اللہ کے سپرد، مگر جو پھر بھی سود کھائے تو یہی لوگ  
اہل دوزخ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ [البقرہ: 275]

اور صحیح مسلم (1598) میں ہے جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: (رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے سود کھانے، کھلانے، لکھنے والے سمیت دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی، اور  
فرمایا یہ سب اس میں برابر کے شریک ہیں)

مزید کیلئے سوال نمبر: (39829) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

دوم:

اگر کوئی شخص کسی حرام کام کیلئے قرض لے، تو اسے اس قرض کی ادائیگی کیلئے صرف اسی صورت میں زکاۃ دی جاسکتی ہے جب وہ توبہ تائب ہو جائے۔

چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (6/333) میں لکھتے ہیں:

"اگر قرض کسی گناہ کی وجہ سے چڑھا مثلاً: شراب خریدی، یا زنا کاری اور جوا، گانے بجانے وغیرہ میں پیسہ اڑایا، تو ان گناہوں سے توبہ کرنے سے قبل کچھ نہیں دیا جائے گا؛ کیونکہ اس طرح گناہ پر معاونت ہوگی" انتہی

اور ابن مفلح رحمہ اللہ "الفروع" (2/618) میں لکھتے ہیں کہ:

"جو شخص کسی گناہ کی وجہ سے مقروض ہو تو اسے توبہ کرنے سے قبل کچھ بھی نہیں دیا جائے گا" انتہی

اسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "الشرح الممتع" (6/235) میں لکھتے ہیں کہ:

"جو شخص کسی گناہ کی وجہ سے مقروض ہو جائے تو کیا ہم اسے اپنا قرض چکانے کیلئے زکاۃ میں سے دیں؟

جواب: یہ ہے کہ جب تک وہ توبہ نہیں کرتا اس وقت نہیں دینگے؛ کیونکہ یہ حرام کام پر اعانت ہے، اور وہ اس طرح کہ اگر ہم نے اسے اب بغیر توبہ کے مال زکاۃ میں سے دیا تو وہ دوبارہ پھر سے سودی قرض لے لے گا" انتہی

اس لیے اگر یہ شخص سودی لین دین سے توبہ کر چکا ہے، اور اپنے ماضی کے سودی لین دین کے بارے میں نادم و پشیمان بھی ہے، مستقبل میں ایسا کوئی لین دین نہ کرنے کا عزم مصمم بھی ہے تو اس کا قرض زکاۃ کی مد سے چکایا جاسکتا ہے۔

لیکن اگر اس نے اپنے اس گناہ سے توبہ نہ کی، اور اسے توبہ کے بغیر ہی زکاۃ قرض اتارنے کیلئے دی گئی تو کل دوبارہ سودی قرض لے لے گا، لہذا ایسے شخص کو قرض چکانے کیلئے زکاۃ دینا درست نہیں ہوگا؛ کیونکہ ایسا کرنے پر ہم اس کی گناہ کیلئے معاونت کرینگے۔

واللہ اعلم.